السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حافظ سیف الرحمن بٹ خریداری نمبر 5393 لکھتے ہیں کہ امام کو دوران قراءت بعض آیات کا جواب خود دینا چاہیے یا مقتدی حضرات بھی باآواز بلند جواب دیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس سوال کا مفصل جواب اہل حدیث مجریہ 7 مارچ 2003ء شمارہ نمبر 10 میں شائع ہوچکا ہے۔ اس کا خلاصہ پیش خدمت ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دوران قراءت یہ معمول بیان کرتے ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تسبیح کی آیات تلاوت کرتے تو اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے اور جب کبھی سوال پر مشتمل آیت سے گزرتے تو سوال کرتے، اسی طرح جب کبھی تعوذ کی آیات تلاوت کرتے تو اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے۔ (صحیح مسلم کتاب الصلوۃ المسافرین)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول اگرچہ صلوۃ اللیل سے متعلق ہے تاہم محدثین کرام نے عمل کے لحاظ سے اسے عام رکھا ہے۔ یعنی جب بھی کوئی دوران نماز ایسی آیات کی تلاوت کرے جس میں اللہ کی تسبیح یا پناہ یا سوال کا ذکر ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے اس وقت اللہ کی تسبیح کرے، اللہ سے سوال کرے، نیز دینی اور دنیوی ضرر رسانی، نقصان اور خسران سے اللہ کی پناہ طلب کرے، دوران قراءت یہ ایک عام ہدایت ہے جس کا ہمیں خیال رکھنا چاہیے۔ واضح رہے کہ یہ ہدایت صرف قاری یعنی پڑھنے والے کے لئے ہے کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع صرف اس معنی میں تمام افراد امت کے لئے عام ہے جب فرد کی حالت بھی وہی ہو جس حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی کام سر انجام دیا ہے۔ بعض آیات کے جوابات کے متعلق مندرجہ ذیل گزارشات پیش خدمت ہیں۔

(سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) کی تلاوت کے وقت صرف امام کو سبحان ربی الاعلیٰ کہنے کی اجازت ہے کیوں کہ یہ عمل متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی ثابت ہے۔ وہ جب اس آیت کی تلاوت کرتے تو جواب کے طور پر سبحان ربی الاعلیٰ کہتے۔

باقی جوابات پر مشتمل روایات محدثین کرام کے قائم کردہ معیار صحت پر پوری نہیں اترتیں جن حضرات کے ہاں ضعیف روایات پر عمل کرنے کی گنجائش ہے وہ اگر انہیں عمل میں لانا چاہیں تو یہ قراءت کے وقت تو ہوسکتا ہے، جب کہ وہ خود تلاوت کررہے ہوں۔ مقتدی حضرات کے لئے جواب دینے کا جواز ان روایات سے ثابت نہیں ہوتا۔

(فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ) کا جواب خارج از نماز سنتے وقت دیا جاسکتا ہے کیوں کہ دوران نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تلاوت فرمانا اور جنوں کا جواب دینا احادیث سے ثابت نہیں۔

سورۃ الغاشیہ کے اختتام پر اللہم حاسبنی حسابا یسیرا جیسے کلمات سے جواب دینا انتہائی محل نظر ہے۔ کیوں کہ کسی صحیح یا ضعیف روایت سے ثابت نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات بطور جواب کہے ہوں بلکہ آپ ان کلمات کو بطور دعا پڑھتے تھے۔ (مسند امام احمد: ج6 ص48)

(علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں ''کہ اس دعا کو تشہد میں سلام سے پہلے پڑھا جاسکتا ہے۔ انہوں نے اس دعا کو ان دعاؤں میں ذکر کیا ہے جو بوقت تشہد سلام سے پہلے پڑھی جاتی ہیں۔''(صفۃ الصلاۃ: ص201

سورۃ الغاشیہ کے اختتام پر بطور جواب اس دعا کو پڑھنا کسی روایت سے ثابت نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:156